



انٹرنیشنل علماء و احکام کے باہر میں ایالا اور روشنی

# المنور والضياء في احكام بعض الاسماء

۳۲۰

تخصصیات اسلامیہ

قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

## النور والضياء في احكام بعض الاسماء

بعض ناموں کے احکام کے بارے میں اجالا اور روشنی

تصنیف: **اعلیٰ حضرت نام احمد رضا بریلوی**

پیش کش:

**اعلیٰ حضرت نیٹ ورک**

برائے:

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

کتاب	النور والفضیاء فی احکام بعض الاسماء
تصنیف	اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
کپڑنگ	داؤد فضل الحق برضا قادری
ٹاگل دھب لے آؤت	داؤد خواجہ شاہد رضا قادری
ادب سر پرستی	داؤد سلطان محمد رضا قادری

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

پیش کش:

**فکر اعلیٰ حضرت نیٹ ورک**

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)



(اے مسلم نے اپنی مرضی اور تعالیٰ تمہارا ہے۔ رایت کیا)

یہ کام نہ پڑے گا اور فرمایا

لا تتركوا تعظيم الله اعظم ما فعل الله منكم ورواه مسلم عن ابي جابر  
وحسب الله تعاليٰ عيها (صحیح مسلم، باب تغیر الاسامیج، ترجمہ فی کتب خانہ کرامی ۳۸۸/۳)  
سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسامیج، آفتاب عالم پریس لاہور ۳۳۴/۴  
اپنی جانوں کو آپ اچھا تاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں کون کون ہے (اے مسلم نے نسب  
بنا لی الحمد للہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا)

یہ کہ سنی تھے تو ان کے بارے میں خود جانتا کہ تہذیبی اثر مایہ  
اور دنیا پر مانتے ہیں علی اللہ تعالیٰ طبیعت سلم:

تسکم النورون يوم القيمة باسمائکم واسماء اباکم لاحسنوا اسماءکم ورواه  
احمد و ابو داؤد عن ابی الدرداء، وحسب الله تعاليٰ عہ بسند جيد (سنن ابی داؤد  
کتاب الادب، باب فی تغیر الاسامیج، ترجمہ فی کتب خانہ کرامی ۳۸۸/۳) مسند احمد بن حنبل،  
عن ابی الدرداء، کتاب الاسلامی بیروت ۱۹۳/۵)

وہ ایک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدین کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے اچھے نام رکھو  
(اے احمد اور ابو داؤد! نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا)

اگر اصلی معنی بالکل سادہ اور صریح تو کون نام اچھا تھاں برا ہونے کے کیا معنی، اور تہذیب کی کیا عیب، اور خود جانتی کہاں، کسی  
پر رایت کرنے میں سب یکساں۔ سہ ماہی انھیں لوگوں سے بچ چھوڑ کیجئے کیا اپنی دلاؤ کا نام سلطان طہوان، رافضی غیبت، ملک (سور)  
و غیرہ رکھنا گوارا کریں گے؟ ہرگز نہیں، تو قطعاً اصلی کی طرف لٹاؤ اپنی ہے بلکہ اس سے بچنا ہے آپ اور اپنی دلاؤ کو کیجئے اور  
کہلاتے ہیں کیا کوئی سلطان دینا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھنا اور کہنے کا؟ حاشاؤ گا، بلکہ ہی، احمد بنی،  
نئی احمد کہ کر دیا ہو گیا، یہاں تک کہ بعض خدائے ترسوں کا نام ہی اللہ ہے، اور اعلیٰ دلاؤ کا نام بالاصلی العظیم، کیا رسالت و فتح نبوت کا  
اور احرام ہے اور ذری نبوت کا طہال، مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے ناموں کو تہذیبی کر دیں۔

چچہ پتھر و خرد جان فردا تاج شہی سرک گلشن روز  
(محل، جان کو دشمن دشمن کر کے دے لیا اس بات کو کب گوارا کرتی ہے کہ شاعری جہاں ایک معمولی گلشن  
روز (موتی) کے سر پہ ٹھکانا جائے)

جب نہیں کہ اس کی ٹھیک جادوی دلیل گلشن، اسے شہدہ شہدہ اللہ عزوجل و اولیٰ العالین نام، کئے گئے کسی کا غرض میں اصلی معنی تو  
خود انھیں و اللہ و اللہ و اللہ العالین (اللہ تعالیٰ کی پناہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور نہ ہی دیکھیں تو اس کے نام کئے جا رہا تو



قد كان ظهر لي الصبح لعن هذا المعنى لكن نظر النبي ﷺ اسم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ، ولا تفرى معناه فلفظ له معنى لا يصح في غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (حاشيا امام احمد رضا خاں علی ہمدانی) الخ ولعل هذا نولي معا تقدم لان كونه اسم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اظهر و اشهر فلا يكون له معنى يظهر فيه الرب عروجل ، والله تعالى اعلم

وہک مجھ پر اس معنی کی یہود ممانعت کا ہر ہوگی ہے لیکن اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نہ دیکھ جانے کے حق میں ہوں کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام ہر ایک ہے اور ہم اس کے معنی سے واقف نہیں ہو سکتے کہ اس کا کوئی دوسرا معنی ہو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہو اور آپ کے سوا کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال درست نہ ہو شاید یہ ہر ممکن حد سے زیادہ مناسب ہے اس لئے اس لفظ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بطور حق نام کے ہونا زیادہ کاہر اور مشہور ہے لہذا اس کے لئے کوئی ایسا معنی نہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ بخل کا قدر مختار ہو لیکن

(اس نام کو) اللہ تعالیٰ و [www.alahajratpakistan.org](http://www.alahajratpakistan.org)

یہود میں حال اسم طے کا ہے والہ بیان البیان والدلیل (یہاں بھی ساتھ ہے اور دلیل بھی یہی مرقوم ہے) لفظ پاک محمد ان میں شامل کر دینا ممانعت کی حوائی نہ کرنے کا کہ نہیں و طاب بھی باطلیم الحقیقی دینا اگر وہ معنی مخصوص نہ اسے اقدس ہونے لگتا تاہم یہ کہ کوئی نام رسول اللہ کا محمد رسول اللہ رکھا ہے کہ طحال ہو سکتا ہے وہاں مکملہ ظاہر خدا (اور یہ تمام خوب ظاہر ہے کہ میں ہی حضور الدین بھی خدایہ و متوجع ہے، حضور کے معنی مٹانے والا، چھانے والا، حضور بخل حضور و خوب ہے لیکن اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے خوب مٹانا خوب چھاننا ہے تو حضور الدین کے معنی ہونے دین کا مٹانے والا، یہاں ہوا جیسے شیطان کا نام رکھنا جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بنی فرما دیا دین پیش تہیہ کش یہاں ہوا جیسے بعض نام رکھا۔

بہر حال شرط شکام پر متفق ہے اس سے تا حاص نام بہت پکا ہے جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعمیر فرمادیا کہ معاصی کا مرقعہ طلاق احوال تک ہے اور دین کا پیش کی جائے مستحق نہ ہو العبادہ باللہ رب العالمین (اللہ تعالیٰ کی پناہ جو مقام جہانوں کا انکسار پر دیکھا ہے)

حدیث میں ہے

انقال موکل بالصلی (الاسرار الرفیہ، حدیث ۶۳۸، دار المکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۶۵)

قال یولے کے حوالے کی معنی

بعض برے ناموں کی تبدیل کا بھی شکا تھا کہ اسے اوسد الیہ غیر ما حدیث (جیسا کہ بہت ہی احادیث نے اس کی رد فرمائی) اس کے اہل قاری مرآۃ میں نقل فرماتے ہیں

ابن الاسماء: قول من السماء (مرقاۃ المفاتیح) بشر مکتوبہ الصراح: کتاب الاسماء باب الاسماء وقت حدیث ۸۴۸، مکتوبہ الخیر کوثر ۸ (نام مانی سے لاتے ہیں) یعنی نام اس کی میں کوئی ماسیت لیب سے ملو ہوئی ہے مائل تجربے کہنے کا

حزن قال بکا درد حال بد  
(عزیز مال مستی کلوں کے کدو را حال کے کی)

اللهم اسلفنا وارحمنا (اللہ اناری حقہ تفرنا وارحمہم کر)  
فقیر نے چشم خود اپنے حق ناموں کا حضرت را نرڈ سے دیکھا ہے کلمے پگھلے کی صورت کا کافر میں درجین پیش با حق کوش دوست

یلا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الْعَلِيُّ وَالْعَالِيَةِ اللَّهُمَّ يَا قُدُّوسَ يَا رَحِيمَ يَا عَزِيزَ يَا غَفُورَ  
صَلَّى وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَلِيَّتِنَا عَلِيِّ بْنِ  
الْحَقِّ السَّيِّدِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَرَسُولُهُ وَمَلَائِكَتُكَ حَقِّ مَلْأَكَ بِهِ عَالَمًا  
مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَارْحَمِ عِبْرَتَنَا وَفَضْلَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
وَالْعَلَوَاتِ وَالسَّلَامَ عَلَى الشَّيْخِ الْكَرِيمِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
ہم اللہ تعالیٰ سے حمد و عالیہ کا سوال کرتے ہیں اے طاقت و زور والے، اے پیر و نام فرماتے  
والے، اے ہمیشہ دم کرنے والے، اے زبردست ذات (سب پر غالب) اے (گناہوں کی)  
پروردگار بنی کرنے والے (اور انہیں معاف فرمانے والے) (مالک) ہمارے آقا و مولا حضرت محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پروردگار سلام اور رحمت نازل فرما ہر ایک آل و لوا اور ساتھیوں پر  
بھی اور ہمیں اپنے دین حق پر استوار و کوجو دین تو نے اپنے انجیلے کرام اور سلطان و حکام اور  
مالک کرام کے لئے پس فرماتا آنگہ ہم ہی دین پر قائم رہتے ہوئے تیرے ساتھ جا رہیں اور ہمیں  
ظاہر و باطن (کلمے پچھے) فتنوں و سمیٹوں اور افلاک سے عالیہ و عطا فرما اور ہمارے آقا حضرت  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرام پر رحمت و رحمت اور سلام نازل فرما، ان کی عقل ہمارے گزراؤ فائق  
میں ہماری حمایت اور دفرما اے سب سے بڑے دم کرنے والے آئیں وورد و سلام ہو شیخ کی  
ذات اقدس پر اور ان کی تمام آل و لوا اور ساتھیوں پر، ہم تم قرینیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہم  
جہانوں کا پروردگار ہے آمین

اور ایک مختصر آیت یہ ہوتی ہے کہ ایسے ہی نام والے نام کے ساتھ حسب و دایع نام پاک محمد کر لکھتے، کہتے اور اسی کی





بسمحی الدین و مول لا یعمل عن دعائی بہ فی حل و مال فی ذلک العارف  
باللہ تعالیٰ الشیخ سنان فی کتابہ تیسرے المعروف و نظام الطاعة الکبریٰ علی  
المتعمدين بمثل ذلک و انه من اثر کتبہ المسمیٰ علیہا فی القرآن ومن الکتاب  
قال و نظیرہ ما یقال للعلمین بالقرآن العبدی و سلطانہم و نحوہ ثم قال فان  
قبل ہذا مجازات صارت کالآثار لہم لہم جنت عن اثر کتبہ فافہوا ان ہذا  
یمر بہ ما یستلزم من اللہ ان لا یورثہ باسمہ العلم و احد علی من اللہ بہ العلم ان  
السر کتبہ بالکتاب الخ (رواۃ) کتاب الفہر والایضہ، فصل فی الحج، دارالامین، انوار العربی  
برہمہ ۶۹۵، ۶۹۸)

مصنف کے قول لا یسمیٰ لہ ترکبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے مثل نبی اللہ بن محمد بن اسم  
دیکھنے میں ہے مثلاً وہ اس کے اس میں جھوٹ بھی ہے۔ اور بعض ماکی طوائف ایسے ناموں کے  
منوع ہونے میں ایک کتاب کہیں ہے اور قرطبی نے اس کی تصریح شرح اسماء معلیٰ میں کی ہے اور  
اہل نے اس بار میں کہیں لکھے ہیں [www.alahg.org](http://www.alahg.org)

میں دیکھتا ہوں یہ کچھ کیا کرتا ہے بلکہ تعالیٰ سے حمد کیا جائے مالا مال کیا ہے اس کے لئے فخر ہے اور یہ  
اس کے لئے نصیر یعنی مددگار ہے، تحقیق بہت ہوئے دین میں، کتاب اس کے مددگاروں کے یہ وہ  
لوگ ہیں جو برائیوں کی رعایت میں گھر گئے ہیں۔ اور تحقیق دین کی صورت ان ہی لوگوں نے ساتھ  
اس کی عزت میں کی ہے اور جاننے کے کہ اس میں ان کا بڑا کام ہے۔ اور امام ابوہنیہ سے نقل کیا گیا  
ہے کہ وہ نبی اللہ بن کے ساتھ اپنے طبقہ ہونے کو نہ پسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ انھیں مجھے  
اسے قہر سے پکارے گا میں اسے صاف نہیں کروں گا۔ اور اس کی طرف داخل ہونے شیخ سنان  
عارف بطائیفی کتاب مسمیٰ الضماد "میں یاد اس طرح کے نہ کہنے والوں کے خلاف  
جنت کا ہر حال کی اور فرمایا کہ تحقیق یہ وہی ہے جس سے قرآن مجید میں منع کیا گیا ہے اور جھوٹ  
سے ہے اور کہا کہ اس کے وہ جو کہا جاتا ہے اسے وہ ہیں کے قرآن میں آخری و سلطانہ ماہر کی  
مثل ہر کہا ہے کہ جس کو کہا جائے یہ جہالت ہے میں جو ناموں کی طرح ہو گئے ہیں میں جو کہیے سے اس  
کے تو جواب یہ ہے کہ ہمارا مطالعہ اس بات کو کرتا ہے کہ کھرا گمان انھیں کو ان کے اسرار و اطمینان  
سے پکارا جائے تو پکارنے والے پر لوگ ہر کریں گے، میں معلوم ہوا کہ جو کہیے کے لئے باقی ہے  
رہے

حضرت امام کریم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہاں تا جہاز منوع ہیں باقی سات میں حرج نہیں، علی جان، محمد جان کا جہاز تو



فرماتے ہیں

من ولد له مولود فسد، محمد احمادی و تیر کا باپ بھی کفار ہو و مولود فی الحقة  
(کنز العمال، مکتوبہ علی ابن عباس، حدیث ۳۵۲۳، موسسۃ الرسالہ بیروت ۳۲۲/۱۶)  
جس کے لڑکے پیدا ہو اور وہ بھی کافر ہو میرے نام پاک سے جوڑک کے لئے اس کا نام محمد رکھو  
اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ جلال اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل فرماتے ہیں:

هذا اصل حدیث ورد فی هذا الباب و استاده حسن (در المکتبۃ الرسالہ بیروت) کتاب  
الطہر والاباحۃ، فصل فی المہجۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۶۸/۵  
جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب میں بھتر ہے اور اس کی سند حسن ہے  
و سلاسلہ سلسلہ السلسلی بسلاسلہ العلامة الزرقانی فرمادہ  
ان کے شاہی شاگردوں نے اس میں جوڑ کیا کہ جس کو طامسہ زرقانی نے رد کیا تھا اس کی طرف  
دفعہ کر دی۔  
[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

حدیث (۵)

ما نفاذ ما برئ علیہ ما نفاذ ما یحکم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مرد  
جو مسند و انقیس حضرت عزت کے حضور کھڑے ہو جائے اس کے گم ہو جائیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں گے: اے نبی! ہم کس عمل پر  
جنت کے قاتل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا۔" وہ بے عز و بھل فرماتے کہ

لا خلا احسن لانی الیہ علی نفسی ان لا یصل الشار من امسہ احمد ولا محمد  
(الفرہادی، زادناثر الغیب، حدیث ۸۸۳۷، دار المکتبۃ العلمیۃ بیروت، ۳۶۸/۵)  
جنت میں جاؤ میں نے طلب فرمایا کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو اور عیسیٰ میں نہ جائے گا۔

یعنی جبکہ ممکن ہو اور مومن عرف قرآن حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو کسی کج اعتقاد ہو، کھمسا نصی علیہ الاتعا  
لیہ الموصیغ و غیرہ (جیسا کہ توضیح و فیہ میں ان کے کام نے اس کی تصریح فرمائی ہے، اور نہ بد مذہبوں کے لئے تو حدیثیں یہ بار بار فرمائی  
ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں، ان کا کوئی عمل قبول نہیں، جنت میں نہ جائیں گے، مگر اس وقت امام احمد کے درمیان منقولہ کمال کیا جائے اور اپنے اس  
مارے جاننے پر صابر و طاہر علیہ ثواب ہے، جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر فرماتے اور اسے جہنم میں ڈالے۔ یہ حدیثیں  
دار قطنی، دلائل تجرید، علی (کنز العمال، مولود قذافی، الفرائد، حدیث ۳۵۲۵، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۳۲۲/۱۶) (اعظم المستطوع، باب ام  
الخوانسار، حدیث ۳۶۸/۵، زادناثر المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۰۳/۱)، دلائل الجوزی و غیرہ نے حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ سے روای  
قذافی انہم سے روایت کیں، اور فقیر نے اپنے لڑائی میں حضور کچھ لکھیں، تو محمد بن عبداللہ باب بھی یہ و غیرہ مگر انہوں نے اس حدیث میں

یہ علا بہت تھیں، مذکورہ نام کی طرح انکار جن کا سبک کر گئے کہ کلمہ حق جنت کی دو ایک ہے یہاں سے۔

حدیث (۶)

ایم حلیہ الانبیاء میں حضرت علیؑ بن شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے

یہا

قال الله تعالى عز وجل و عزائي و حلالتي لا اعذب احد السعي باسمي باسمك بالشار  
بنا محمد (تذکرہ الملوک و حاکم و غیرہ) ابی ہاشم علیؑ اسمہ اسم الانبیاء و کتبہ خاندانہ یہ  
مکان میں ۱۹۹۰)

دب مزہ ملنے کے لئے سے فرمایا اپنی ملازمت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارا ہے نام پر دعا گاہے و دعا  
کا خطاب نہ دے گا۔

حدیث (۷)

حافظ ابن کثیر امیر المؤمنین مولیٰ علیؑ کرم اللہ وجہہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

حدیث (۸) کہ میں سند اقربوں میں روایت فرمادی کہ رسول علیؑ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حدیث (۹) کہ میں علیؑ کامل اور ابو سعد  
نقاش سے سنی کہ اپنے علم شیخ میں روای کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

ما اعظم طعام عظمی مائدة ولا جلس عليها وفيها اسمي الا وقد سوا كل يوم  
مـــــ (اکمال الدینی علیؑ قریم محمد بن کثیر دمشقی، دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ)  
جس روز خان پر لگ چڑھ کر کھانا کھا گئے اور ان میں کوئی گھڑا احمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار  
عقدیں کے جائیں۔

حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو وہاں میں دو بار اس مکان میں رحمت الہی کا نزول ہو۔ لہذا حدیث

امیر المؤمنین کے لفظ یہ ہیں:

ما من مائدة وضعت لمعشر عليها من اسمي اسيد و محمد الا قدس الله ذلك  
السنن کل کل يوم مراتین (الافروہ و ما فیہ و الکتاب، ابن علیؑ ابی طالب، حدیث ۷۱۳۷،  
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۳-۲۴ھ)

کوئی روز خان بچھا یا جس کا ایک اس پر اپنا شخص بھرتا ہے اسے جس کا نام احمد اور محمد (صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم) تو اللہ تعالیٰ ہر روز دو بار اس گھر کو نکلتا نکلتا ہے یعنی عقدیں کرتا ہے (اور ہر روز  
دو بار وہاں اس کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ترجمہ)



تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن اسماعیل الخطیب ۹۹۲ھ اور الکتاب العربی ج ۱ ص ۹۲۳  
 باب ۱۳ کے نام محمد رکھنا تو اس کی عزت کر اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کھڑا، اور اسے برائی کی  
 طرف جھٹ نہ کر اس پر برائی کی وہاں نہ کرو۔

حدیث (۱۳)

یزید سے منسوب ہے اور فیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
 لا اسمیت محمد الا تعزیرہ ولا تعزیرہ (کشف الاستار میں مذکور ہے اور باب کریم  
 اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۹۸۸، ج ۱ ص ۳۱۳)  
 باب ۱۴ کے نام محمد رکھنا تو اسے نہ مارو نہ مارو نہ مارو نہ مارو

حدیث (۱۴)

لائی امام غفرلہ میں ہے ابو حنیفہ حنفی نے امام عطاء (عالمی تاجیک الشان استاد امام غفرلہ) سے یہ نام امام اعظم ابو  
 حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

عن اربعین یسکون حنبل ورجلہ لا کفر الفیض بلہ علی یعلیٰ ولیقل ان مکان ذکورا  
 فلفد سببہ محمد المساب یسکون ذکورا (لائی امام غفرلہ میں لائی)  
 جو چاہے کہ اس کی عزت کے عمل میں لگا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عزت کے پھینک دیکر کہے  
 اگر لگا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ لیکن شاہ فقہ اربعین لڑا کہ اسے ہوگا  
 سید امام احمد رضا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ماکان فی اہل بیت اسم محمد الا کثرت برکتہ (تفسیر شرح اللمع الصغیر ج ۱  
 حدیث ۱۹۸۸، ص ۳۱۳) حنفیہ امام الشافعی روایت ۱۳۵۲ (لا کفر المساب فی شرح  
 التفسیر تحت الحديث العاشر والروای فی شرح المصاب  
 جس گمراہوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گمراہ میں برکت زیادہ ہوتی ہے (دوسری حدیث کے  
 اہل میں علماء حنفی نے اس کو شرح تفسیر میں ذکر فرمایا اور اسی طرح علماء شافعی نے شرح  
 مہذب اللہ میں ذکر کیا ہے)

بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان و غیرہ اور کوئی لفظ نہ لگائے کہ فضائل عبادت میں اس کے سوا کسی  
 نام نہ ہو۔

علامہ علی، علامہ حسین، علامہ نعمت، علامہ جیلانی، مولانا کے امثال تمام نام جن میں اس نے کہاں کہاں کی طرف اضافات لگا  
 تمام ہیں سب کا یہ لڑائی لڑائی ہے۔ فقیر نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے لادائی میں یہ آپ کو اپنی قدرت سے عطا کیا اور قرآن وحدیث اور









کے ساتھ سمجھا لیکن پایا جاتا تو دوسری صورت میں یہی احتمال نظر دیتے کہ اشتراک کے سبب ایہام (مطالعہ) میں ہوتا ہے اور لفظ اہل میں اشتراک کی وجہ سے امر موصوع کا اشتہار موجود ہے، لیکن اس سے پرہیز ضروری ہے، لیکن وجہ ہے کہ طوائف کرام میں ہر ایک نام رکھنے سے معنی کرتے ہیں لیکن مہملہ وغیرہ میں ایہام غیر مشروط نہیں، اسی طرح باطنی میں اگر لفظ تعالیٰ کو خدا کا قصور و معذرت کوئی نزاع نہیں کوئی اختلاف نہیں، اور احکامات میں ہر ایک نے اسے قرآن کیا۔

اقول :-

(میں کہتا ہوں کہ یہ جناب ختم جناب ہے یہ صوابی ہو لاہل صوابی ہو لا) جناب مذکور فوقی معنی کے بارے میں ایک فی مذاق کے مساوی ہے)

اولاً

اس تمام مقام حق الامضاء کا معنی ہی مرے سے یاد ہوا ہے موصوع ایہام ہے نہ کہ مہملہ احتمال لو متعینا بعدہ (اگرچہ ضعیف اور مجرب ہو) ایہام با احتمال میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایہام میں جاوید کار ہے ذہن اس معنی موصوع کی طرف رجعت کرے نہ یہ کہ فتویٰ مجتہد مقلد میں کوئی حق معنی موصوع کی ہی میں ملے۔ یہاں تک کہ [www.alahazrat.org/works.aspx](http://www.alahazrat.org/works.aspx)

الایہام ان یطلق لفظ له معیان القرب و بعد ویراد بہ الحد (تخفیف اہل الفہم بالحق)

اثبات: کتبہ ضیاء تہذیب لفظی میں ۱۰۶، ۱۰۵

ایہام یہ ہے کہ یہی لفظ نکلا جائے جو وہ معانی رکھتا ہو ایک معنی قریب اور دوسرا معنی مجرب ہو اور اس لفظ کو اصل کر معنی مجرب مراد لیا جائے۔

علامہ سید شریف تھری مراد الشریف کتاب الفہم ج ۱ میں فرماتے ہیں

الایہام ویقال له التخیل ایضا و هو ان یدکر لفظ له معیان القرب و غریب لافان سمعہ الانسان مبنی علی التسمیة القریب و مراد المتکلم الغریب و اکثر الجہات من هذا الجنس وسمی لولہ تعالیٰ و السموت مغویات مہملہ (تقریباً حدیث شریف علی البحر ج ۱، الفہم، انکشاف حدیث شریف، طبع انوار میں ۱۸) ایہام تکمیل بھی کہلاتا ہے مراد یہ ہے کہ ایسا لفظ ذکر کیا جائے کہ اس کے دو معنی ہوں ایک قریب اور دوسرا غریب، جب کوئی بندہ اس سے قریب کا ضم معنی قریب کی طرف لے لے (یعنی وہی قیادہ الی الہم ہو) لیکن حکم کی مراد حق غریب ہو۔ زیادہ تر فقہاء یہاں ہی قسم سے ہوتے ہیں، اور لفظ تعالیٰ کا ارتداد کہ اس میں سب آسمان اس کے دائرہ میں ہر ایک کی طرف لے لے ہوں گے اس قسم سے

ہے۔



اہلِ مدینہ و ان کے علاوہ دیگر مسلمان شیعہ کی کامنائی کا ہم کو نہ چاہیہ اور نہ ہی شیعہ  
مسلک کو ماننا چاہئے گا جو اہلِ حق کے حق میں مداخلت کیا جائے۔

کیوں نہیں کہتے کہ ایسے ہم بھی شیعہ شیعہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے حق شیعہ کا اقبال باقی ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ  
العلیٰ العظیم (گناہوں سے محفوظ رہے اور نیک کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ہوئے اہلِ حق باوجود عظیم طاقت کی تو نہیں کے)  
راہبنا

سائل نے اپنی جہالت سے صرف اہلِ حق شیعہ شیعہ کے سوال کیا تھا حضرت عیسیٰ نے اپنی حالت سے بد فیہرہ بھی بجا ہوا  
کہ اپنے ہم بائی کو ایسا ہم شیعہ سے بچائیں مگر جناب کی دلیل ملامت ہے تو اس ایسا ہم سے ملامت نکلیے ہے اہلِ حق میں دوزخ دیں اور  
دوڑوں کے دوزخ میں ایک مہو مظلوم اور مظلوم آقا۔

قال اللہ تعالیٰ وانکھوا الا بائیس منکم والصلحین من عبادکم وامتکم (القرآن)  
الکریم ۱۱۳/۱۱۴

اہلِ حق نے اور افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
تہا سے ملامت اور افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو

[www.ajalnazrinetbook.org](http://www.ajalnazrinetbook.org)

و کیونکہ ہم نے ہمارے غلاموں کو ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
اور دوسرا میں ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
تو ہمارے سے ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
صحت پر شیعہ شیعہ، مگر ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
کیا اہلِ حق شیعہ شیعہ، مگر ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
تجلی نسائی اللہ سلامہ (ہم اہلِ حق شیعہ شیعہ سے ملامت کا سوال کرتے ہیں) بغیر کے نزدیک ظاہر ہے کہ ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
جناب سائل کے فیض سے تجلی سائل نے ذکر کیا، عیسیٰ نے ہمارے کے قول کرئی اور ان کا زمین شیعہ شیعہ، لیکن اہلِ حق شیعہ شیعہ کی  
طرف ہرگز نہ جاتا جس سے خود ان کا نام بائی بھی ملامت افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو

خلاصہ

داخل کو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
ایسا ہم اہلِ حق کا بائی کب ہو سکتا ہے، ایسا ہم تو کہتے ہیں ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
من چکے اور اگر قصہ ہمارا مہو افرایا، جو کو اتم میں سے جو ملامت کے بغیر (یعنی غیر شیعہ شیعہ) ہیں اور جو  
ساوہ

اہلِ حق امام احمد رضا کی ایسی ملامت شیعہ شیعہ کے ملامت کا نام نہ آ سکی ملامت پر تو لکھا آ سکتا ہے اور وہ یقیناً ملامت

مشترک سے ہے اختلاف اب بھی قائم رہا اور اختلاف امام، بلکہ مراد یہ تھا کہ غلطی رخ افتادہ غیر پاس ہے نہ کہ ہر کتاب اہل امام نام رکھنا بھی روا ہے اور الحاکم دش ہے۔

فی المناہج علیہ عن السراجیۃ التسمیۃ باسم یوجد فی کتاب اللہ تعالیٰ کتاب علی  
والکبیر والرفید والبدیع جائزۃ النج وحملہ فی المصنوع علیہا وظاہرۃ الجواز و  
لم یصر لہا بال (روا الحاکم) کتاب آخر والا یحتمل فی البیع دارا یا باخرات ابن ربیع (۲۶۸)

تاریخ میں اللہ کی سراج سے نقل کیا گیا ہے کہ ایسے نام رکھنا جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے طور پر  
پائے جاتے ہیں جیسے علی، کبیر، رفیع اور بدیع وغیرہ جائز ہے نہ کہ ایسی طرح کتاب یا کتابت مراد ہے  
سے نقل کیا گیا ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ ایسے نام رکھنا جو اول سے مراد ہو۔

سراج

جب گفتگو اختلاف پر ہو تو صحیح ایصال فی السطوبہ امامت میں تفرقہ باطل یا ایصال امامت دونوں اور  
معنی ملحق سب پر مشتمل معنی ملحق دونوں معنی مشترک کے ہیں ایسا لکھتے ہیں کہ [www.al-islam.org](http://www.al-islam.org) ملحق لفظ کے لیے  
غیر کے لئے حاصل ہیں، کیا انیسام سے ایصال معنی موجود فی الاصول نہیں، وہاں لفظ اصح الصغیرۃ وواح الشفقتہ (بہن دونوں میں  
تفرقہ نامہ دو کیا اور نہ مذہب داہن اور کیا) ہاں یوں کہتے کہ اگر ملحق مشترک اور جامع ملحق و سب دونوں میں مشتمل ہیں یا اختلاف  
ہوئے مگر یہ مصیبت پیش آئے گی کہ جس طرح جامع معنی ملحق غیر ملحق کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی، معنی ملحق سب حضرت  
عزت علی جلال کی طرف نسبت نہیں پا سکتی ورنہ مواد اطلاع ناقص و سلی و سر و ظہرے کا اور اندازہ بل صرف سبب و واسطہ وسیلہ  
اس کا یا یہ مشترک بھی دیکھا جائے گا کہ وہاں تو یہ قریباً ایسا لکھتے ہیں کہ تفصیل دیکھنا قرار ہے کہ ملحق پر امام کا قبول کا علاج کر لیا اس وہم  
کہ اس سے بھی اختلاف ہے علاج کہ حضرت آئے کتاب ایک نام یا گھر کہ جامع پر داخل کیجئے کہ وہ معنی ملحق میں تھیں جو جائے اور  
اختلاف سب انہوں نے یہاں مشترک و ذہن مشترک لکھنا ہے۔

جامع

ایک جامعیت کیا چاہتے ہیں ملحق مشترک اصطلاحی ہیں سب میں ای آفتہ کا سامنا ہوگا جیسے احسان والعام بالاول واکرام و تعلیم و  
العام تقدیب وایام، مطایع وافرود ملحق تہریر وکل نصب و عزل وغیرہ یا کہ حقوق کی طرف نسبت کیجئے تو معنی ملحق وہاں مشترک ورنہ ملحق کی  
طرف تو معنی سبب مشترک۔

یہو حال مشترک اور اگر کہنے خالق عزوجل کی طرف نسبت ہی دلیل کافی ہے کہ معنی ملحق مراد ہیں، ہم کہیں کے حقوق کی جانب  
امانت ہی رہا نہ الی ہے کہ معنی سبب مقصود ہیں، اولیٰہ اطلاع کرام نے تصریح فرمائی کہ امثال اہل الترمیع الدلیل وحکم علی  
ظہر (ہمارے سزا کا کیا اور ہر نے مجھ پر حکم کیا) میں قائل کا سہو ہوئی قرینہ شافی ہے کہ امامہ دہشتی ہے اب ہم لکھ اس ایہام کی

بیجا اور بدی۔

تاسعاً

آپ نے (واقفانہ) اسے الزم تو کیا ہے ہیں اور خصوصاً آپ بہت جگہ صرف داد دینے نہ محتول دینے کو جہت ممانعت جانتے ہیں مگر کائنات کا کیا نام مصوب ایسا کرنا یا ہر جواب کی ابتدا ہو المصوب (دوسرے دست تانے والا ہے) سے ہوتی ہے یہ کب احوال الفتح سے متعلق ہے مصوب میں طرح ٹھیک تھانے کو کہتے ہیں یعنی سر ہٹانے کو اور مثلاً جمر ہٹانے یا چھانسنے مصوب اور دونوں معنی شکل ہیں تو آپ کے طور پر اسی لگے شریایہ نام قسیم ہے اور قسیم کفر و خالی عظیم ہے۔

عاشرہ

جب موئی علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اضافت دہایت کا اعتبار امر موعر کا اعتبار اور مصوب کرم الاخر الا ہے تو بالقدہ اس جناب دہایت کس کی طرف اضافت دہایت کہ دہر خست موعر و موعر الاخر الا ہوگی یہاں موئی علی کو ہادی کہا ہوا کیا ملا انک یہ احادیث صریحہ و اخبار صحیحہ اخریہ و احادیث کے خلاف ہے، مثلاً یہ پھر کہتے کہ دہایت معنی اطلاق کا اعتبار اور مصوب معنی قساق معنی پر اضافت قصد یہ ضرور حرام بلکہ حلال نام ہے نہ معنی تہیب کہ جائز و معمول اہل اسلام ہے مگر یہ وہی قدر معمول ہے جس کا رد کر چکا کیا جب موئی علی کی طرف اضافت کا اصطلاحی لفظ ہے نہ لفظی لفظ ہے تو یہی لفظ لفظی لفظی علی کی طرف اضافت کا اعتبار دیتا ہے اور جب بالقدہ خود حضرت موئی علی علی کی طرف اضافت مراد ہو تو اب وہ اشتراک معنی کا تار جتا اور اعتبار دہانیں پاتا، اگر بالغ اعتبار و حقوق کا اس معنی کے لئے صالح نہ ہوتا ہے تو صورت عدم قصد میں کیوں بالغ نہیں اور اگر بدصفت عدم صلوح اعتبار قائم رہتا ہے تو صورت قصد میں کیوں واقع نہیں۔

حادی عشرہ صرف امیر المؤمنین علیؑ کا انبیاء کرام و رسل مقام و طور حضور پر نور سید الانام علیہ السلام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام علیہم کسی کی طرف اضافت دہایت اصلاً وادنیہ ہے گی کہ یہاں اطلاق معنی دوم ایہام شرک ہے، اب معنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہادی کہا بھی حرام ہو گیا اور یہ قرآن عظیم اور صحاح احادیث و اخبار بہت جگہ ضروریات دین کے خلاف ہے۔

جانی عشرہ جناب محبوب نے اپنے لفظی جلد سوم ص ۸۶ میں اس کرم الاخر الا کا درمیان فرما دیا اور انہی نے ایہام کا فیصلہ

بدل دیا فرماتے ہیں:

سوال:

مہدائیں یا ائمہ ان نام جانان درست است یا نہ؟

جواب:

اگر اعتقاد میں معنی سے کہیں کہ مہدائیں نام داد بندہ نبی است میں شرک است اگر مہدائیں نام ملکوت سے آں ہم خلاف واقع است اگر تہا زامہد معنی طلوع و ستارہ کر کے خود خدا تعالیٰ کا درجہ لگن خلاف اولیٰ سے روئے مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ







لہی الاعسی المذاہبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اور یہاں لایا تھا ذوالقعد ۱۲۸۵ میں بطریق عارف بن کھمیس بن الحسن بن صدقہ و طوقیہ دہلی ، پورا امام ابو حنیفہؒ کی وہی شرح مسالی الآغا میں بطریق اسی معشر قطعہ کجور لہور ذیابۃ احمد صنف اور قصا نور ابن خلیفہ و ابن شامہین یہذا الطريق و بغیرہ اور بلوی و ابن السکین و ابن امی عاصم بطریق التجدید ابن بن ذوراء بن فضالہ بن یھعلی الحرمازی عن ابیہ عن جده فضالہ

حضرت آئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ یہ خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسے بعض اگارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی حکوم مرض مساجع قدسہ پر عرض کی جس کی ابتداء اس مصرعہ سے تھی ۔  
 یا مالک الناس و ہذا العرب (سید احمد بن حنبل سے یہ حدیث ابن مروان الناس بالکتاب  
 السنائی ج ۲ ص ۲۸۱) شرح مسالی الآغا ، کتاب انکراہیہ ، باب الفخر ، (ابو احم سعید کھنکی  
 کراچی ۱۳۰۸ھ)

( اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے بڑا و بڑا اپنے دانے )  
 حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی فریادیں کر دکھایتے ، شیخ قرانی ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص کا ایک  
 کہہ آپ کے گمان میں تھا کہ آپ قرآن مجید میں [ما لا یخلف عنہ احد](#) سے متعلق حدیثیں سنیں کہہ کر حضور کو اس کا مصروفہ سن سکوں یہاں  
 تکھوں کتاب کا مجموعہ ہوا ، حالانکہ یہ حدیث اصل شہادت سے ہی ہے کہ مسالی نے حضور ﷺ کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول و مقرر کیا۔  
 ساروا

بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و ملک کے یہی معنی تھے کہ بڑے بڑے حکمرانوں کے کہہ گئے یا دعائی کے چند  
 کھڑوں پر نریے سے جی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو خلاف واقع قرار دیا یا مالک کہہ کر یہ مالکیت سخت پرچہ پر حمل ہے  
 وقت ، یہ قدر ہے کہ جان و دھار گوشت پوست پر بھی پہنچ گئیں تھی کمال ملکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو چھوڑ دو جن ، بڑبڑ  
 قابل ہے یعنی اپنے ہاتھ صرف ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اسلاف اختیار نہ ہو یہ بالیقین حرمہ و قریبہ کا نہ حضور  
 پروردگار مالک الناس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخلافت کبھی حضرت کبریٰ ازہدہ تمام جہاں پر حاصل ہے۔

قال اللہ تعالیٰ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم (القرآن انکرم ۶۸۳)

میں زیادہ دال و مالک و مختار ہے ، تمام اہل ایمان کا خود اتار کی جانوں سے ۔  
 ولان اللہ تبارک و تعالیٰ اما کان للمؤمن ولا موعنة الا لفضی اللہ ورسولہ امرا  
 ان یسکون لہم الذہرۃ من انفسہم ومن بعض اللہ ورسولہ فقد حل حلالا تمینا )  
 (القرآن انکرم ۳۱۸۳)

(اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا انہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد کی مسلمان عورت کو جب عہم کر میں اللہ



بروت ۱۳۲۶ھ)

مسلمان پر اپنے مہربان ہونے کے لئے (اسے احمد اور اصحاب سے اہل حق و حقیقت)

(الفتح القلبي ص ۱۰۵)

افتخار و اعزاز و مہربانوں سے آج تک محروم ہے اہل حق و حقیقت و ہر عہدہ (اس نے اپنے مہربانوں کو اپنا مہربان)

خود کوئی عیب صاحب نے اپنے درمیان میں لکھی مسائل مختلف جو میں فرماتے ہیں۔

ان اہل الحق و حقیقت (الفتح القلبي ص ۱۰۵) مسائل مختلف باجماع بطبع تہجائی دہلی (۱۰۵ ص)

( اگر مولیٰ اپنے مہربان کو اپنا مہربان دے تو اسے اختیار ہوا )

وہی ہے۔

والمسئول مع عہدہ (الفتح القلبي ص ۱۰۵) مسائل مختلف باجماع بطبع تہجائی دہلی (۱۰۵ ص)

( مولیٰ کو اختیار ہے کہ مہربان کو دیکھ دے )

جب ہے کہ عہدہ و مہربان کی کا (الفتح القلبي ص ۱۰۵) مسائل مختلف باجماع بطبع تہجائی دہلی (۱۰۵ ص)

کے خلاف کوئی کام نہ کیے نہ عرض ہوا اور نہ ہی کسی امام جو مذہب حق میں شیخ فخر الاسلام اور حنفی میں شریعت الہی فخر الاسلام

شہاب دہلوی وغیرہ انہیں سے دہلی کے امیر المومنین مرزا دہلی، عظیم رضا، اہل حق و حقیقت نے اپنے ایک خط میں برسرِ خبر فرمایا:

قد کتبت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکتبت عہدہ و عہدہ (فخر)

انام لہ حق ہی شیخ)

میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا تو میں حضور کا مہربان ہوا حضور ﷺ کا بندہ اور حضور ﷺ کا خدمت گزار۔

یہی ہی شیخ ابوالحسن امام احمد رضا جی، دہلی اور ان کے اصحاب و تلامذہ و اہل حق و حقیقت اور اہل حق و حقیقت (الفتح القلبي ص ۱۰۵)

سید بن المسیب بن حنفی اہل حق و حقیقت سے دہلی، جب امیر المومنین حضرت عمر رضا اہل حق و حقیقت کو مہربان ہونے کے لئے مہربان ہوا تو اہل حق و حقیقت اہل حق و حقیقت کے لئے مہربان ہوا اور ان کے لئے مہربان ہوا۔

ایہذا الناس انی قد علمت انکم کتمتم فی شدة و غلظة - و ذلک انی

کتبت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کتبت عہدہ و عہدہ (عظیم رضا جی)

و حق دہلی مہربان بن کر عہدہ و عہدہ (۱۰۵ ص) اور المکرر برویت ۳۱۸)

نو کر میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ میں حق و حقیقت پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گزار تھا۔

ابنہ کا ہر داکر نہ دیتے مسلم کو اس کی سے اصلاح نہیں مازاد اہل صاحب بھی ان کی دیکھ کر یہ دعویٰ نہیں جس میں  
امیر المؤمنین فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو عبد اللہ ، عبد الرحمن ، عبد العظیم ، کہہ دے ہیں بلکہ صاحب کرام  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی ماہر خبر حاضر ہے سب سنے اور قبول کر دے ہیں۔

جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے بھی از انہ اللہ ، میں ابو سعید کتاب مستجاب الریاض البصرانی مناقب اشرف  
میں استفادہ کر کے اور مقرر کی ، امیر المؤمنین کو کرم قریح ترویج معاذ اللہ گروہ بدعتی کہہ دیا ، یہاں مازاد اہل شرک کہہ دیجئے تو آپ  
کے اصول مذہب نامہ سب پر ضرور کہنا چاہئے مگر صاحب مآثر ماسوچ کچھ کر شاہ ولی اللہ صاحب کا دامن بھی اسی حجر کے بندہ ہے ۔  
یوں نقرہ دے نہ رہیں جان کر اپنا بیگانہ لڑا بچان کر  
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، غیر بات در بختی ، قطعاً عہدہ کی تحقیق نامہ تحصیل احکام فقہی کتاب کچھ  
مستطاب شریعہ کسیرا اعظم میں ملاحظہ ہو۔

یہاں یہ گزارش کرتی ہے کہ مولوی محبوب صاحب کے اس فتویٰ نے اوسانے ایمام کا کام ختم کر دیا معاہدہ میں جناب کے  
جس حال تھے ایک شرک ، ایک کذب ، ایک کفر ، تا جاہل حال ہوا سے ہونے تھے ، یہاں ہم اس کا حکم صرف خلاف اولیٰ فرمایا  
معارضہ کر اہت قرآنی درکار کہ اہت قرآنی کا کیا حکم ہے ؟ **مذکورہ خلاف اولیٰ** کے خلاف اولیٰ ہے مگر ملاحظہ فرمائی ہیں ۔  
میں گزارش کرتی ہے ۔

لا یلزم من توک المصحب لثبوت الکفر اذ لا بد لها من دلیل خاص (رد المحتار)

کتاب الطہارۃ دارالایضاح اثرات المعرفی بیروت (۱۴۲۱)

مستحب کو ترک کرنے پر کراہت لازم نہیں کیونکہ کراہت کیلئے دلیل چاہیے  
اسی میں تقریر اس مسئلہ سے ہے ۔

خلاف اولیٰ ما لیس فیہ صیغۃ نفی کتو تک حلوۃ الصحنی بخلاف معکروہ

فتاویٰ (رد المحتار) کتاب الطہارۃ دارالایضاح اثرات المعرفی بیروت (۱۴۲۱)

خلاف اولیٰ وہ ہے جس کے لئے نفی کا میثاق احتمال نہ ہو جیسے چاشت کی خلاف اولیٰ کا ترک ہے  
بخلاف کتو و کتو کے

تو جہایت علیٰ جس میں چار احکاموں سے صرف ایک باطل ہے ، یعنی چار احکامات نامہ کو سے نیچے ہیں یہ کہ طرح خلاف  
اولیٰ درکار کتو و کتو جی سے بھی گزر کر ازہل احراز ہو گیا ، اور ہر کے حساب سے تو اسے خلاف اولیٰ کا نصف بھی نہ ہونا چاہیے حالانکہ  
صرف ۱۴۱۳ یعنی مہاجر سہائی طرفین سے اگر میر پروردی ہی خلاف اولیٰ کہا جائے تو جہایت علیٰ میں صرف ازہل احراز ہو گئی اس لئے ۱۴۱۳  
۱۴۱۴ بمحلول میں ۱۴۱۳/۱۴۱۴/۱۴۱۴ غیر یہ حساب تو ایک مطلوب قلوب ناظرین خواص یہ ہے کہ جہایت علیٰ میں اصلاً کوئی وجہ کراہت قرآنی کی  
بھی نہیں ، مگر ازہل احراز تو بدعتی ہے ، اور فی الواقع ہر اولیٰ علیٰ بھی کھسکا ہے کہ عہد النبی سے ہدایت علیٰ کا ہیست ہی کیا ہے ، جب وہ

صرف غلاب دہلی جہاد سے غلاب دہلی کوئی بھی نہیں ہے یا جہاد کا نام یہاں کبھی جہاد نہیں تھا۔ یہ ذکر اور احادیث حق کے لئے کافی۔  
واللہ یقول الحق ویبہدی العلیل ہو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدہ الیضاب احمد رضا الیضاب علی عہ

بمحمسن المصطفیٰ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سی خلی فادری ۱۳۰۱ھ عبد المصطفیٰ احمد رضا علی

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)